خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
☎ 213029

جلد 48-83 نمبر 53 | سوموار 9-ذیقعدہ 1418ھ 9-امان 1377ھش 9-مارچ 1998ء

اصل رازق اللہ تعالیٰ ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

اصل رازق خدا تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 273)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خوب یاد رکھو اور پھر یاد رکھو! کہ غیراللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔ (عباوت) اور توحید کچھ ہی ہو (کیونکہ توحید کے عملی اقرار کا نام ہی (عباوت) ہے) اسی وقت بے برکت اور بے سود ہوتی ہے جب اس میں نیستی اور تذلل کی روح اور حنیف دل نہ ہو!! سنو وہ دعا جس کے لئے (مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا) فرمایا ہے اس کے لئے یہی سچی روح مطلوب ہے اگر اس تضرع اور خشوع میں حقیقت کی روح نہیں تو وہ ٹیں ٹیں سے کم نہیں ہے۔

پھر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسباب کی رعایت ضروری نہیں ہے؟ یہ ایک غلط فہمی ہے۔ (احکام دینیہ) نے اسباب کو منع نہیں کیا ہے اور سچ پوچھو تو کیا دعا اسباب نہیں ہے؟ یا اسباب دعا نہیں؟ تلاش اسباب بجائے خود ایک دعا ہے اور دعا بجائے خود عظیم الشان اسباب کا چشمہ!!!

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 31)

ذکر الٰہی خدا تک پہنچنے کا رستہ آسان کر دیتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ذکر الٰہی اختیار کرو۔ ذکر الٰہی آپ کے لئے خدا تک پہنچنے کے رستے آسان کرے گا اور خدا تعالیٰ کی طرف پہنچنے کی ایک صراط مستقیم ہے لیکن اس صراط مستقیم کو بہت سے رستے آ آ کر ملتے ہیں۔ جن رستوں سے آپ صراط مستقیم تک پہنچیں اگر وہ ایک سے زیادہ رستے ہیں تو آپ کے لئے وہ صراط وسیع تر ہوتی چلی جاتی ہے اگر وہ ایک دو رستے ہیں تو وہ صراط مستقیم آپ کے لئے تنگ رہے گی۔ تبھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) جو لوگ بھی ہمارے متعلق کوشش کرتے ہیں ہم انہیں اپنی طرف آنے کی بہت سی راہیں دکھاتے ہیں۔ پس ذکر کی ہر راہ وہ راہ ہے جو خدا نے ہمیں اپنی طرف آنے کے لئے دکھادی ہے' بتایا ہے کہ ان راہوں پر چلو گے تو صراط مستقیم میں آ ملو گے۔ اور جتنی زیادہ یہ راہیں اختیار کرو گے اتنی تمہاری صراط مستقیم وسیع تر ہوتی چلی جائے گی اور انعام پانے والوں کا رستہ بنتی چلی جائے گی۔

کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے خود (دین حق) کے لئے کھول دیا ہو (-) اور وہ اپنے رب کی طرف سے نور یافتہ ہو' ایک نور پر قائم ہو اس کا مقابلہ کسی اور سے کر سکتے ہو۔ کیا دنیا میں ایسا بھی کوئی اور ہے جو اس جیسا بن کے دکھاوے۔ یہ ایک اعلان عام' ایک صلائے عام ہے اور تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک چیلنج ہے کہ بنتا ہے تو اس جیسا بن کے دکھاؤ' اس کے سوا ہر راہ ہلاکت کی راہ ہے (-) یہی محفوظ مقام ہے اس کے سوا کوئی محفوظ مقام نہیں۔ اس کے برعکس کیا مقام ہے؟ (-) درمیان کی کوئی راہ نہیں بتائی گئی۔ ایک طرف وہ ہیں جو اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں اور وہ نور پر قائم ہیں اور سوال اٹھا کر کوئی جواب بھی نہیں دیا گیا۔ تو ظاہر و باہر بات ہے کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے یہی وہ خدا کے بندے ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں لیکن ان کے مقابل پر جو لوگ رکھے (-) ہلاکت ہو' لعنت ہو ان بدنصیب پتھر دلوں پر جن کے دل سخت ہو چکے ہیں۔ (-) اس کے دو معانی خصوصیت کے ساتھ آپ کے پیش نظر رہنے چاہئیں۔ ایک وہ دل جو خدا کا ذکر سنتے ہیں اور نرم پڑنے کی بجائے سخت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ طبیعت ان کی گھبراتی ہے۔ کہتے ہیں کیا بات لے بیٹھے ہیں۔ چھوڑو کوئی اور بات کرو۔ خدا کی باتیں بھی اس زمانے میں بھلا چل سکتی ہیں۔ کوئی دلچسپی کی بات کرو۔ کوئی نشے کی بات کرو' کچھ کھیلنے کودنے کی بات کرو' کچھ نمائشوں کے قصے چلیں۔ دنیا کی لذتوں کی باتیں ہوں تو بات بھی بنے' یہ خدا کی باتیں تم کیا لے بیٹھے ہو۔ ایسے لوگ ہیں جو جب یہ ذکر سنتے ہیں ذکر الٰہی کا' تو ان کے دل سخت ہوتے چلے جاتے ہیں پتھر بنتے جاتے ہیں اور ایک وہ ہیں (-) کہ وہ بدنصیب ایسے پتھر ہیں کہ اللہ کے ذکر کی ان میں صلاحیت ہی باقی نہیں رہی۔ وہ ذکر کرنے سے عاری لوگ ہیں۔ ایک سنتے ہیں اور بدکتے ہیں اور مزید سخت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ایک وہ جو

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری عبد الغنی صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ کویت ایک لمبے عرصہ تک عارضہ قلب میں مبتلا رہ کر مورخہ 4۔ مارچ 1998ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ حضرت چوہدری رحمت خان صاحب سابق امام بیت الفضل لندن کے داماد تھے۔ آپ کا جنازہ بیت المبارک ربوہ میں بعد مغرب محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھایا۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور بعد تدفین دعا محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے کرائی۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ محترم صاحبزادہ غلام احمد خان صاحب آف بازید خیل بعارضہ یرقان بیمار ہیں اور شیرپاؤ ہسپتال پشاور میں داخل ہیں۔ گذشتہ چند روز سے نیم بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔ موصوف احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت صاحب کے خطبات کے پشتو تراجم اور دیگر پشتو پروگرام پیش کرتے ہیں۔ جملہ احباب کرام سے موصوف کی صحت یابی کیلئے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کے چھوٹے بھائی محمد رشید الدین صاحب آف کراچی لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور علاج کے موثر ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

○ مکرم عبد الستار صاحب لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ بعارضہ قلب فضل عمر ہسپتال .C.C.U اور میڈیکل وارڈ میں زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر آ گئے ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نامدار احمد ناصر صاحب دار الصدر غربی ربوہ کو 21 فروری 1998ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام "مناھل احمد" تجویز ہوا ہے۔ عزیزہ مکرم پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب کی نواسی اور مکرم چوہدری جلال الدین قمر صاحب کی پوتی ہے۔ احباب سے عزیزہ کے باعمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

9 امان 1377 ھش — 9 مارچ 1998ء

اخلاق فاضلہ کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی فطرت ودیعت کی ہے اور ایسے قویٰ عطا کئے ہیں کہ وہ جب چاہے کوشش کر کے اپنے آپ کو بدل سکتا ہے۔ وہ جس طرف مڑنا چاہے مڑ سکتا ہے۔ یہ اسے اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی حالت پر غور کرے اور پھر جو راستہ اختیار کرنا چاہے کر لے۔ دراصل بات کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کی ایسی کوشش جو خلوص دل سے کی جائے اس میں کبھی رکاوٹ نہیں ڈالتا۔ خاص طور پر جب کوشش اچھی باتوں کے لئے کی جائے۔ انسان خدا تعالیٰ کی مخلوق ہے اور خدا تعالیٰ اسے بہتر دیکھنا چاہتا ہے۔ اسے بہتر دیکھنے کے لئے ہی وہ ہمیشہ سے اس کے لئے ضروری ہدایات مہیا کرتا رہا ہے۔ اور ان ہدایات کے ساتھ ساتھ اسے یہ توفیق بھی دیتا ہے کہ وہ کوشش کر کے ان پر عمل کرے اور اپنی زندگی کو بہتر بنا لے۔ جو لوگ ہمیں بدلتے دکھائی نہیں دیتے وہ دراصل کوشش نہیں کرتے۔ اگر وہ کوشش کریں تو اپنے آپ کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ یہ بات دینی امور میں بھی لازم کا درجہ رکھتی ہے اور دنیوی امور میں بھی۔ دنیوی امور میں ہم روزمرہ کی زندگی میں دیکھتے ہیں کہ جو شخص کوشش کرتا ہے وہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ کام کوئی بھی ہو کوشش کرنے سے اس میں بہتری پیدا ہوتی ہے اگر انسان کوشش نہ کرے تو عام طور پر ایک ہی جگہ کھڑا رہتا ہے۔ کوشش کرے تو دوسروں سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔ دوسروں کی کوشش کے ساتھ اس کی کوشش کا مقابلہ ہوتا ہے۔ جو زیادہ کوشش کرتا ہے وہ زیادہ آگے نکلتا ہے۔ دینی امور میں بھی ایسا ہی ہے۔ جتنی کوشش کی جائے اتنا ہی انسان روحانی طور پر بہتر سے بہتر ہوتا چلا جاتا ہے۔ جو باتیں لازماً کرنی پڑتی ہیں کوشش کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ ان سے بھی کچھ زیادہ کیا جائے۔ کیونکہ لازماً کرنے والی باتیں تو سب لوگ کر سکتے ہیں اور بہت سے لوگ کرتے بھی ہیں۔ لیکن ان سے کچھ زیادہ کرنا کوشش کہلائے گا اور یہ کوشش کسی شخص کو بھی دوسروں سے بہتر بنا سکتی ہے۔

جہاں تک انسانی اخلاق کا تعلق ہے اس کے لئے بھی کوشش کی ضرورت ہے۔ عام طور پر ہم کوشش ہی نہیں کرتے۔ جو کچھ بھی ہم ہیں اور جیسے بھی ہیں ویسے ہی رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن اگر ہم اپنا جائزہ لیں تو ہم دیکھیں گے کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جنہیں بدلا جا سکتا ہے لیکن بدلنے کے لئے توجہ کی ضرورت ہے۔ اور توجہ کا نتیجہ کوشش ہونا چاہئے۔ اپنے جائزے کا جب بھی خیال آئے آپ دیکھیں گے کہ بہت سے خلا ایسے ہیں جنہیں پر کیا جا سکتا ہے۔ اور جہاں تک جائزے کی بات ہے۔ یہ تو کہا جاتا ہے کہ ہر روز سونے سے پہلے اپنے دن کا جائزہ لینا چاہئے اس جائزے کے نتیجے میں وہ تبدیلی پیدا ہوتی ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ صاحب ایمان کا آج گذرے ہوئے کل سے بہتر ہوتا ہے اور آج سے آنے والا کل بہتر ہونا چاہئے یہ اس کے صاحب ایمان ہونے کی علامت ہے۔ لیکن یہ از خود نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم نارمل زندگی بسر کرتے رہیں اور نہ کچھ سوچیں اور نہ کسی طرح بدلیں تو ہمارے گذرے ہوئے کل سے آج کس طرح بہتر ہو سکتا ہے اور ہمارے آج سے آنے والا کل کس طرح بہتر ہو سکتا ہے۔

پس جائزے کی ضرورت اور کوشش کرنا یہ دونوں باتیں ہمارے سامنے رہنی چاہئیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ دنیا میں امن و امان قائم رکھنے میں جتنے اخلاق فاضلہ ممد و معاون ہو سکتے ہیں اور کوئی شے نہیں ہو سکتی۔ اور جہاں تک اخلاق فاضلہ کا تعلق ہے یہ ہم سب جانتے ہیں کہ انسانی تعلقات کو بہتر بناتے ہیں۔ اگر آپ کسی سے اخلاق فاضلہ سے پیش آئیں گے تو سوائے اس کے کہ دوسرا شخص اپنے ہوش و حواس میں نہ ہو' پاگل ہو' وہ آپ کی پذیرائی کرے گا۔ وہ بھی آپ کے ساتھ ویسا ہی اچھا سلوک کرنے کی کوشش کرے گا۔ بلکہ اگر وہ ذرا بھی سوجھ بوجھ کا مالک ہے تو اس کی کوشش یہ ہوگی کہ وہ آپ سے بھی بہتر اخلاق سے آپ کے ساتھ پیش آئے۔ اور یہی ایک طریق ہے دنیا میں امن و امان قائم رکھنے کا۔

پس اخلاق فاضلہ بھی چونکہ کوشش سے آگے بڑھائے جا سکتے ہیں اور اخلاق فاضلہ امن و امان کے قیام کے لئے نہایت مفید ہیں اس لئے ہم سب کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اپنے اخلاق پر غور کرتے رہیں۔ ہم اپنی روزمرہ زندگی کا جائزہ لیتے رہیں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ اس نے جو کوشش کا راستہ ہمارے لئے کھولا ہوا ہے ہم اس راستے کو اپنی زندگی کی شاہراہ بنا لیں اور اس پر چلتے چلے جائیں۔ اپنی اور دوسروں کی زندگی کو بہتر بناتے ہوئے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

الزام پہ الزام دیئے جاتے ہو تم لوگ
دنیا میں مرا نام کئے جاتے ہو تم لوگ
تدبیر جو کرتے ہو وہ ہو جاتی ہے اُلٹی
پتھر سے مرے زخم سئے جاتے ہو تم لوگ
کوشش تو یہ کرتے ہو مرا خون بہاؤ
پر اپنا لہو آپ پئے جاتے ہو تم لوگ

ابوالاقبال

لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

لجنہ کالم

ہماری جماعت باامن جماعت رہی ہے۔ اب بھی باامن ہے اور باامن رہے گی۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم کسی جبر سے اپنے حقوق چھوڑ دیں اور ان کی حفاظت نہ کریں۔ (-) دراصل امن اور جنگ متضاد نہیں۔ بعض دفعہ امن اور جنگ ایک ہی ہوتا ہے۔ بعض دفعہ جنگ امن کے خلاف ہوتی ہے اور بعض دفعہ جنگ ایک حد تک امن کے خلاف ہوتی ہے اور ایک حد تک اس کے موافق۔ بعض دفعہ امن کے قیام کے لئے جنگ کرنی پڑتی ہے اور بعض دفعہ امن کی بربادی کے لئے جنگ کی جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ بین بین حالت ہوتی ہے۔ یعنی نیت تو امن قائم کرنے کی ہوتی ہے لیکن فعل امن کو برباد کرنے والا ہوتا ہے۔ یا نیت تو امن کو برباد کرنے والی ہوتی ہے لیکن فعل امن قائم کر دیتا ہے۔ پس جبکہ قیام امن کے لئے جنگ بھی ضروری ہوتی ہے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری اولادیں بہادر اور مضبوط دل کی ہوں۔ ہمارے ملک میں بہت بڑی مصیبت یہ ہے کہ جب مردوں کے لئے کوئی خاص کام کرنے کا وقت آتا ہے تو عورتوں میں شور پڑ جاتا ہے کہ ہمارے بچے۔ ہمارے بھائی' ہمارے خاوند' ہمارے دوسرے رشتہ دار تکلیف میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (-) اگر میدان جنگ میں جانے کے لئے گھر سے نکلنے والا مرد گھر میں ہی روتی ہوئی ماں' چلاتی ہوئی بیوی' اور بے ہوش بہن کو چھوڑ کر جائے گا تو بہادرانہ کام نہیں کر سکے گا کیونکہ اس کے دل پر غم کا بادل چھایا ہوا ہوگا معلوم نہیں گھر میں کیا کہرام مچا ہوا ہو گا۔ لیکن اگر وہ گھر والوں کو ہشاش بشاش چھوڑ کر جاتا ہے تو اس کا دل خوش ہو گا اور وہ سمجھے گا کہ میں اپنے گھر میں کسی کو افسردہ دل نہیں چھوڑ کر آیا اور اس خوشی میں وہ پوری طرح جان کی بازی لگا سکے گا۔

ہماری جماعت جوں جوں ترقی کر رہی ہے اس کے سامنے نہایت اہم کام آرہے ہیں اور ہم نہیں جانتے ہمیں آگے قدم بڑھانے کے لئے کیا کیا قربانیاں دینا پڑیں گی۔

سوانح فضل عمر جلد اول سے ایک اقتباس

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے آخری ایام

حضرت امام جماعت الاول حکیم مولوی نورالدین صاحب اوائل 1911ء میں ایک مرتبہ گھوڑے سے گر کر شدید زخمی ہوئے تھے اور ایک لمبا عرصہ صاحب فراش رہنے کے بعد گو بڑی ہمت اور پامردی کے ساتھ امامت کی عظیم ذمہ داریوں کی سرانجام دہی میں پہلے کی طرح تن دہی سے مصروف ہو گئے' لیکن آپ کی صحت پر اس حادثہ کے بداثرات بہت گہرے اور دیرپا ثابت ہوئے اور عملاً آپ کے جسم کو اس تکلیف نے نڈھال اور کھوکھلا کر دیا تھا۔ چنانچہ گو آپ کی یہ عادت نہ تھی کہ اپنی جسمانی تکالیف کا ذکر کریں لیکن جب کبھی کسی طبقہ سے دکھ پہنچتا تھا تو ان کی دلآزار باتوں پر بطور شکوہ یہ فرمادیا کرتے تھے کہ میں انتہائی تکلیف اور جسمانی آزار کے باوجود محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر تم لوگوں کی بہبود کے لئے اس حد تک کوشاں ہوں کہ دعائیں کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نباہ رہا ہوں۔ لہٰذا تمہیں یہی خیال کر کے ایسی باتوں سے پرہیز کرنا لازم تھا جن سے مجھے دکھ پہنچے۔ بہرحال اس بڑھاپے میں آپ نے بڑی جسمانی سختی اور تکلیف اٹھا کر بھی اپنے جسم کو خدمت دین کے لئے مسخر کئے رکھا۔

1913ء کے جلسہ سالانہ کا واقعہ ہے کہ طبیعت کی خرابی کے باوجود احباب جماعت کی دلداری کی خاطر تقریر کے لئے تشریف لے آئے لیکن ابھی چند ہی کلمات فرمائے تھے کہ اچانک بیماری اتنی بڑھ گئی کہ مزید ٹھہرنا ممکن نہ رہا۔ ایک ہی ماہ بعد یعنی جنوری 1914ء میں رات بستر سے اٹھنے پر چکر آیا اور سینے کے بل زمین پر گرنے سے ایک مرتبہ پھر شدید ضربات پہنچیں اور ہلکی حرارت اور تے کے عارضے لاحق ہو گئے یہاں تک کہ چلنے پھرنے سے معذور اور صاحب فراش ہو گئے۔ اس حالت میں بھی جب ذرا طاقت محسوس فرماتے بستر پر لیٹے لیٹے ہی کلام الٰہی کا درس دیتے۔ جماعت کے مخلصین پر آپ کی اس بیماری کا جو بعد میں مرض الموت ثابت ہوئی' بہت گہرا اثر تھا۔ ذہن پریشان اور فکر مند تھے اور دل اپنے محبوب آقا کی تکلیف سے پگھلے جاتے تھے۔ ایسے نازک وقتوں میں عموماً اختلافات اگر مٹ نہیں سکتے تو وقتی طور پر بھلا دیئے جاتے ہیں اور خشیت الٰہی دلوں کو نرم کرتی اور بھائیوں کی تقصیرات کو معاف کرنے کے لئے آمادہ کرتی ہے۔ جماعت پہلے سے بھی بڑھ کر دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مصروف تھی۔ حضرت امام جماعت الاول سے محبت اور آپ کی تکلیف کے احساس سے دلوں کی یہ کیفیت تھی کہ انہی ایام میں جب ایک مرتبہ آپ نے درس کلام الٰہی دیا تو آپ کے لہجہ کی درد انگیزی سے متاثر ہو کر سننے والے بے اختیار رو پڑے اور بعض کمزور طبائع رکھنے والے سامعین کی تو فرط درد سے چیخیں نکل گئیں۔ آپ کے اس درس میں ایک گونا وصیت کا رنگ پایا جاتا تھا جس سے سامعین پر یہ تاثر پڑنا قدرتی امر تھا کہ ان کا محبوب امام ان سے جدا ہونے کو ہے۔

○○○

پوسٹل انٹرویو

مولانا شیخ مبارک احمد صاحب

محترم جناب مدیر اخبار الفضل۔ آپ نے پوسٹل انٹرویو کے سوالنامہ میں سوال نمبر5 یہ کیا ہے "جہاں جہاں آپ نے کام کیا وہاں احمدیت کی نئی پود کا کیا حال ہے اور اس کے لئے کیا کچھ کیا جا رہا ہے" سوال اہم بھی ہے اور قدرے تفصیل سے جواب کا متقاضی بھی لیکن جن ملکوں میں کام کیا۔ کئی سال ہو گئے وہاں سے آئے ہوئے۔ بعض ملکوں کے احباب سے رابطہ قدرے رہا۔ بعض سے نہ ہونے کے برابر۔ لیکن جماعتی اخبارات۔ اطلاعات اور اب MTA کے ذریعہ سے نئی نسل کے بارہ میں جو معلومات مل رہی ہیں اور جو کچھ مرکزی نظام اور ان ملکوں کے امراء اور صدر صاحبان اور مربیان کرام جدوجہد کر رہے ہیں ان سے عمومی طور پر تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نئی نسل کا قدم بھی جماعتی نکتہ نگاہ سے ترقی کی طرف ہے۔ تربیت۔ دعوت الی اللہ۔ مالی قربانی اور اطاعت نظام اور امامت سے عقیدت اور وابستگی میں ایمان افروز کیفیات کا علم ہوتا ہے۔ تعداد میں بھی غیر معمولی اضافہ کا مشاہدہ ہر کس و ناکس کے سامنے ہے۔ مشرقی افریقہ میں۔ گذشتہ دنوں صرف تنزانیہ کے متعلق ہی علم ہوا کہ جہاں پہلے چند جماعتیں تھیں وہاں ایک سو پینتیس جماعتیں ہیں۔ کینیا کے مختلف صوبوں میں بھی جماعتوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ یوگنڈا بھی شاہراہ ترقی پر گامزن ہے جماعت کے مرکزی سالانہ جلسوں میں خاص جذبہ سے ان علاقوں کے احباب کثیر رقم خرچ کر کے بھی شامل ہوتے نظر آتے ہیں۔ نئی بیوت الذکر اور مراکز بھی قائم ہوئے ہیں اور اب M.T.A کی ڈشیں بھی لگ گئی ہیں۔

انگلستان میں جماعت کے نوجوانوں اور ناصرات اور خواتین نے سلسلہ کے کاموں میں جو غیر معمولی وقت کی قربانی کا مظاہرہ کیا ہے۔ قابل رشک ہے۔ متعدد اہم کاموں میں آنریری طور پر خدمت انجام دے رہے ہیں۔ عبادات میں بچوں تک کی شمولیت بیوت الذکر میں روزمرہ دیکھنے میں آتی ہے۔ حضرت امام جماعت الرابع کے مقاصد کے تعلق میں غیر معمولی اخلاص سے جو ذمہ داریاں ان کے سپرد کی جا رہی ہیں ان کو انجام دے رہے ہیں۔ اور خاص اہتمام سے

امریکہ میں بھی جماعت نے غیر معمولی ترقی کی ہے اب دراصل نوجوانوں کا دور ہے۔ اکثر جماعتی ذمہ داریوں کو سنبھال رکھا ہے۔ نئے مراکز اور مشن ہاؤسز قائم ہوئے ہیں۔ مالی قربانی بالخصوص بیوت الذکر فنڈ۔ وقف جدید۔ تحریک جدید کے چندوں میں عالمی مقابلہ میں اولیت کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ جن مراکز اور بیوت الذکر میں چند آدمی نظر آتے تھے اب وہ بھری ہوتی ہیں۔ ہر اہم خدمت میں نوجوان بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے نظر آتے ہیں لگاتار دعوت الی اللہ اور تربیت کا سلسلہ جاری ہے۔ سلسلہ کے مربی صاحبان نے اپنے اپنے علاقہ میں جماعت کے نوجوانوں۔ بچوں اور بچیوں کی دینی تربیت کے سلسلہ میں کلاسز کا انتظام کر رکھا ہے۔ خاصی بڑی تعداد میں MTA کی ڈشز ملک کے مختلف حصوں میں احباب نے لگا رکھی ہیں حضرت امام جماعت الرابع کے خطبات اور آپ کی مجالس کی کیفیات کا منظر اور سماعت قابل قدر حد تک جاری ہے۔ اصل میں اب زیادہ تر کام اور جماعتی ذمہ داریاں بہت حد تک نئی پود کے سپرد ہیں اور بزرگوں کی نگرانی میں بہت خوبی سے انجام پا رہی ہیں۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان مساعی کو مزید بار آور فرمائے۔ آمین۔

○○○

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے۔ جیسے مکھی کے دو پر ہیں ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر۔ اسی طرح انسان کے دو پر ہیں۔ ایک معاصی کا دوسرا خجالت' توبہ' پریشانی کا۔ یہ ایک قاعدہ کی بات ہے۔ جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اس کے بعد پچھتاتا ہے۔ گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے' مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ توبہ اس کی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عُجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے۔ جب نبیؑ معصوم ستر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اس پر راضی ہو جاوے اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے وہ آخر اسے چھوڑے گا۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہم نے تجھ کو بخش دیا۔ اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا اور اب گناہ اسے بالطبع برا معلوم ہو گا۔ جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھ کر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھاوے۔ اسی طرح وہ انسان بھی گناہ نہ کرے گا جسے خدا نے بخش دیا ہے۔ مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے۔ حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں جو حرام اور منع ہیں تو اس میں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھ دیا ہے۔ اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے"۔

(ملفوظات جلد اول جدید ص 3)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحلیم احمد

عربی زبان

بنیادی اور لازمی زبان برائے واقفین نو

عربی زبان دنیا کی اہم اور بنیادی زبانوں میں سے ایک بڑی زبان ہے۔ اس کی اہمیت کا ایک پہلو یہ ہے کہ دنیا میں کروڑوں لوگ عربی زبان بولتے ہیں۔ دنیا کے 22 ممالک کی سرکاری اور قومی زبان عربی ہے۔ اقوام متحدہ نے جن پانچ زبانوں کو دنیا کی بڑی زبانیں تسلیم کیا ہے ان میں عربی زبان بھی شامل ہے۔ لیکن ایک دوسرا پہلو جو اس کی حقیقی اور اصلی اہمیت کا حامل ہے اور جس میں اس کی عظمت اور شان کی حقیقت مضمر ہے وہ یہ ہے کہ یہ سب زبانوں کی ماں ہے تمام زبانیں اس سے نکلی ہیں اور یہی وہ حسین و دلربا زبان ہے جسے الٰہی زبان ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس کی یہ شان اور عظمت حضرت بانی جماعت احمدیہ نے دنیا پر آشکار کی ہے۔ آپ اپنی کتاب منن الرحمٰن میں تحریر فرماتے ہیں۔

"..... زبانوں پر نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی تمام زبانوں کا باہم اشتراک ہے۔ پھر ایک دوسری عمیق اور گہری نظر سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچتی ہے جو ان تمام مشترک زبانوں کی ماں زبان عربی ہے جس سے یہ تمام زبانیں نکلی ہیں اور پھر ایک کامل اور نہایت محیط تحقیقات سے یعنی جبکہ عربی کے فوق العادت کمالات پر اطلاع ہو یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ یہ زبان نہ صرف ام الالسنہ ہے بلکہ الٰہی زبان ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی اور کسی انسان کی ایجاد نہیں....."

(منن الرحمٰن)

حضرت بانی سلسلہ نے اپنی جماعت کے افراد کو عربی زبان سیکھنے کے لئے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدوں (کلام الٰہی) کا مزا نہیں آتا پس ترجمہ پڑھنے کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں....."

(ملفوظات جلد اول)

جہاں حضرت بانی جماعت احمدیہ کی یہ مقدس نصیحت ہمارے پیش نظر رہے وہاں اس کے ساتھ ساتھ اسی کی پیروی میں ہمارے موجودہ امام حضرت امام الرابع کی نصائح جو آپ نے بطور خاص ہمیں اپنے واقفین نو بچوں کو عربی زبان سکھانے سے متعلق فرمائی ہیں ہمیں پیش نظر رکھنا چاہئے۔

آپ نے خطبہ فرمودہ 17 فروری 1989ء بمقام ہالینڈ میں واقفین نو بچوں کو زبانیں سکھانے سے متعلق ہدایات دیتے ہوئے فرمایا۔

"جہاں تک زبانوں کا تعلق ہے۔ سب سے زیادہ زور شروع ہی سے عربی زبان پر دینا چاہئے کیونکہ ایک (مربی) عربی کے گہرے مطالعہ کے بغیر اور اس کے باریک در باریک مفاہیم کو سمجھے بغیر (کلام الٰہی) اور احادیث نبویہ سے پوری طرح استفادہ نہیں کر سکتا اس لئے بچپن ہی سے عربی زبان کے لئے بنیاد قائم کرنی چاہئے اور جہاں ذرائع میسر ہوں۔ اس کی بول چال کی تربیت بھی دینی چاہئے...."

پھر آپ نے یکم دسمبر 1989ء کو اپنے خطبہ فرمودہ بیت الفضل لندن میں واقفین نو کے لئے لازمی طور پر سکھائی جانے والی زبانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

".... اور دو زبانیں جو سیکھنی ہیں عربی اور اردو وہ تو سب پر قدر مشترک ہیں اس میں کوئی تفریق نہیں کوئی امتیاز نہیں ہر احمدی واقف نو عربی بھی سیکھے گا اور اردو بھی سیکھے گا"۔

ہمارے پیارے امام حضرت امام الرابع نے جہاں ہمیں اپنے بچوں کو عربی بچپن سے سکھانے کی ہدایت فرمائی وہاں اس زبان کو سکھانے کے انتظامات بھی مہیا فرمائے ہیں۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ آپ کی ہدایات کی روشنی میں عربی زبان سکھانے کی کلاس کا اجراء کیا جا چکا ہے۔ جس میں اہل عرب اساتذہ کے ذریعہ عربی زبان سکھائی جاتی ہے۔

آپ وکالت وقف نو کے ذریعہ ان کلاسوں کی ویڈیو کیسٹس حاصل کر کے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اگر آپ کی جماعت میں مربی صاحب یا کوئی اور عربی زبان جاننے والے دوست ہوں تو ان سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔ بہرحال ہمارا فرض ہے کہ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کو ابتدائی عمر سے ہی دیگر زبانوں کے ساتھ ساتھ عربی زبان سکھانی شروع کر دیں تاکہ بچپن کا قیمتی دور ضائع ہونے سے محفوظ رہے۔

OOO

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ اگر تم میں مکر، فریب، کسل اور سستی پائی جائے تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 188

یادرفتگان

عبدالحمید سٹٹ گارٹ جرمنی

میاں عبدالرحمان صاحب زرگر آف پنڈی چیری

میرے پیارے دادا جان میاں عبدالرحمان صاحب کی وفات بعمر 72 سال مورخہ 8-7 جون 1983ء کو ہوئی۔ پیارے دادا جان پنڈی چیری ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ پیدائشی احمدی ہونے کا شرف اس طرح حاصل ہوا کہ آپ کے والد میاں محمد یوسف صاحب اور آپ کے دونوں بھائی میاں محمد یامین، میاں احمد دین تینوں ایک بزرگ رفیق حضرت بانی سلسلہ حضرت پیر روشن شاہ صاحب کی کوشش سے احمدی ہو چکے تھے۔ کاروبار صرافہ تھا۔ اس لئے امرتسر میں سونے کی خرید و فروخت کے ساتھ ساتھ دیار حضرت بانی سلسلہ میں حاضری اور دیدار کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ اور بیعت کی سعادت حاصل کر کے رفقاء میں شامل ہو گئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہو گئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث آپ کے کلاس فیلو تھے۔ بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر رسمی تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ لیکن علم سے ان کی وابستگی جاری رہی۔ بلا کا حافظہ۔ دینی تعلیم سے رغبت اور شغف مطالعہ کتب حضرت بانی سلسلہ انتہا درجے کا تھا۔ کلام الٰہی ناظرہ کافی حد تک زبانی یاد تھا۔ کسی بچے کو یا بچی کو پڑھاتے تو کبھی دیکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی اور مبتدی کی قرأت اور اعراب کی غلطی بھی پیار لیکن اعتماد سے بتاتے۔

اپنے آبائی کام کی طرف جلد ہی راغب ہو گئے۔ اور اپنے صرافہ کام میں نام پیدا کیا۔

کسبِ کمال کن کہ عزیزِ جہاں شوی

کا مصداق ٹھہرے۔ قریبی دیہاتوں سے لے کر شیخوپورہ، ملتان، بہاولپور کے علاقوں تک آپ کے کام اور دیانتداری کی شہرت تھی۔ اور آپ نے کبھی بھی اس معیار کو گرنے نہیں دیا۔ یہی صفت آپ کی اولاد میں محترم تایا جان میاں گلزار احمد صاحب آف چنیوٹ کو عطا ہوئی ہے۔ گو باقی اولاد صرافہ پیشہ سے آہستہ آہستہ ہٹ کر اعلیٰ تعلیم اور پھر پیشہ ورانہ تعلیم سے آراستہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے عظیم فضلوں سے نوازا۔ جماعت احمدیہ سے دلی وابستگی عطا کی امامت ثانیہ اور ثالثہ کی برکات حاصل کرنے کی سعادت بخشی، صالح اولاد عطا کی۔ جو صاحب علم و حکمت بنی اور ممتاز عہدوں پر فائز ہوئی۔ اولاد کے حق میں دعائیں کرنا اور وہ بھی حضرت بانی سلسلہ کے دعائیہ اشعار (درثمین) میں روزمرہ معمول تھا۔ یہاں خاکسار انتہائی ضبط کے باوجود مجبور ہے کہ پیاری دادی جان محترمہ مریم بی بی صاحبہ کے لئے بھی ایک فقرہ لکھ دے کہ ان کی بھرپور رفاقت مستقل مزاجی، سخت محنت اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے کبھی غافل نہ ہونے والی عادات صالحہ دادا جان کے دنیاوی بوجھ اٹھانے میں خوب مددگار ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اجر عظیم بخشے۔ آمین۔

پابند عبادت عالم باعمل جماعتی چندوں میں باقاعدہ، انسانی ہمدردی سے سرشار برادری میں منفرد مقام کے حامل اور معاشرہ میں پروقار شخصیت کے طور پر پہچانے جاتے تھے۔ اہالیان دیہات بڑے بڑے اہم کاموں میں آپ سے مشورے لیتے اور آپ تقویٰ کے ساتھ ان کی راہنمائی کرتے۔ علم طب میں بھی شوق رکھتے تھے۔ دوکان پر "بیاض نور الدین" موجود رہتی تھی۔ پریشان حال عورتوں اور کمزور نوجوانوں کے چہرے سے مرض کا اندازہ لگا لیتے۔ عورتوں کی جملہ امراض کے لئے ایک کڑوی دوائی بناتے جو لال دوائی کے نام سے موسوم تھی۔ یہ نسخہ تقریباً 26 دیسی جڑی بوٹیوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس دوائی سے ان گنت خواتین نے فائدہ اٹھایا نیز یہ نسخہ دادا جان کی وفات کے بعد بھی ہمارے خاندان میں رائج ہے اور عند الطلب ہر کوئی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس طرح یہ دوائی فیض عام کا وسیلہ بنی۔ طبیعت میں مزاح اور شگفتگی بھی پائی جاتی تھی۔ ایک دفعہ ایک دوست اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر آئے اور کہنے لگے میاں جی اس کو دیکھیں بہت کمزور ہے۔ آپ نے نام پوچھا جواب ملا یوسف کہنے لگے ہے تو یوسف لیکن کنوئیں میں گر پڑا ہے بعد میں ضروری دوائی کا نسخہ دیا اور چند دنوں میں عزیز موصوف روبصحت ہو گیا اسی ضمن میں ایک واقعہ مجھے محترم چچا عبدالرزاق حال مقیم آفن باخ جرمنی نے بتایا کہ "ایک جلسہ سالانہ ربوہ میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی تقریر ہو رہی تھی۔ عنوان تھا حضرت بانی سلسلہ کی پیش خبریاں تقریر کے آخر میں اقتباس پیش ہوا۔

ان باتوں کو کان کھول کر سن لو اور ان پیش (خبریوں) کو صندوقوں میں بند رکھو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو کر رہے گا۔

محترم ابا جان اس وقت پرالی پر لیٹے لیٹے یہ تقریر سن رہے تھے کہ اس فقرہ پر اٹھ بیٹھے اور جوش سے بولے "اسیں ایناں پیش گوئیاں نوں ضرور پورا کراں گے۔"

اس واقعہ سے پیارے دادا جان کی احمدیت اور حضرت بانی سلسلہ سے محبت کی جھلک نظر آتی ہے۔ اسی جوش محبت اور خداداد علم کا نتیجہ تھا کہ آپ کئی مناظروں میں شریک ہوئے۔ جن میں بعض ایسے بھی تھے جن میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بھی شریک ہوئے۔

آپ کی عبادت کی ادائیگی میں خاص کر فجر کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں فجر کی ادائیگی کے بعد تلاوت باآواز بلند خوش الحانی سے کرتے اس کے بعد قصیدہ تحریر کردہ حضرت بانی سلسلہ کا ورد کرتے۔ اس کے بعد اولاد کے حق میں حضرت بانی سلسلہ کی دعائیں پڑھتے خاکسار خود اس منظر کو دیکھ کر فوراً عبادت کرنے کی تیاری کرتا۔ دادا جان کی عبادت کے یہ لمحات کچھ اس طرح خدا تعالیٰ سے رابطہ رکھتے تھے جن کی الفاظ میں تصویر کشی میرے لئے انتہائی مشکل امر ہے صرف اتنا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدیق الحسن نعمانی

حکایات شاہنامہ فردوسی..... اردو زبان میں

حکایات شاہنامہ فردوسی پر کئی مصنفین نے اردو میں خامہ فرسائی کی ہے اور گذشتہ برسوں میں اس موضوع پر کئی کتابیں تصنیف ہوئی ہیں۔ مگر ان سب کا منبع و مخرج فردوسی کا شاہنامہ ہے لیکن بیشتر مصنفین نے یہ حکایات براہ راست شاہنامے سے نہیں لیں چودھویں صدی میں زبان فارسی میں "شاہنامہ فردوسی کے جو خلاصے مرتب ہوئے انہی کو اردو نظم و نثر میں ترجمہ کر لیا ان خلاصوں میں سے ایک کا نام "تاریخ دلکشائی شمشیر خانی" ہے شاہجہان نے اپنے جلوس کے چھبیسویں سال شہزادہ ر داراشکوہ کو دارالملک کابل کی صوبہ داری تفویض کی اور شہزادہ موصوف نے توکل بیگ حسینی کو غزنی کی وقائع نویسی پر مامور کیا۔ توکل بیگ نے فردوسی شاہنامے کا فارسی نثر میں خلاصہ تیار کیا اور اس کا نام تاریخ دلکشائی شمشیر خانی رکھا۔

اسی طرح راجہ رام نارائن جو دربار مغلیہ کا ایک ذی ثروت عہدیدار گذرا ہے اس کا وطن حاجی پور اور سکونت چنیانگر میں تھی شہزادہ محمد بیدار بخت نے اسے اپنا پیش کار دیوانی مقرر کیا تھا۔ شیخ علی حزیں سے اس کے دوستانہ روابط تھے۔ 1640ء میں محمد شاہ بادشاہ کے بعد میں شاہنامہ فردوسی کا نثر فارسی میں انتخاب کیا اور "منتخب بے بدل" اس کی تاریخ نکالی۔

سات شاہنامے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنفین اردو نے اپنے شاہناموں کی بنیاد انہی خلاصوں پر قائم کی اور اب تک اس نوع کے سات شاہنامے معرض تحقیق میں آچکے ہیں۔ ان میں پہلے دو تو نادر و نایاب ہیں صرف پروفیسر ڈلی ٹاسی کے تذکرے میں ان کا ذکر ملتا ہے تیسری کتاب مدراس کے کتب خانہ مخطوطات میں موجود ہے...... چوتھی کا جدید الخط نسخہ بھی دیکھنے میں آیا' آخری دو زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں اور بآسانی میسر آتی ہیں۔

مجمل تعارف ان ساتوں کا مجمل تعارف درج ذیل ہے۔

1۔ کاظم حسین کاظم نے شاہنامہ کی مشہور داستان "جنگ سہراب و رستم" دکنی زبان میں نظم کی ہے جس کا ترجمہ انگریزی زبان میں ایٹ کنی نے کیا ہے جو جنگ نامہ "رستم و سہراب" کے نام سے 1814ء میں لندن میں طبع ہوا۔

2۔ فورٹ ولیم کالج کے مشہور نثر نگاروں میں ایک حیدر بخش حیدری تھے۔ دہلی کے باشی اور نواب علی ابراہیم خان کے تربیت یافتہ دہلی سے کلکتہ پہنچے اور ڈاکٹر جان گلکرسٹ کی فرمائش پر "طوطا کہانی" اور "حاتم طائی" کا قصہ لکھا۔ علاوہ اس کے "بہار دانش" "روضۃ الشہداء" اور تاریخ "جہاں کشاء نادری" کے ترجمے کئے شمشیر خانی سے لے شاہنامہ فردوسی کی بعض حکایات بھی سلیس اردو میں ڈھالیں۔ آخرالذکر کتاب کا ایک نسخہ فورٹ ولیم کالج کے کتب خانے کی زینت تھا۔ اور کالج مذکورہ کی قابل اشاعت کتب کی فہرست میں اس کا نام تھا۔ مگر شاید طبع نہیں ہو سکا۔

3۔ ہندوستان جنوبی کے بزرگ شعراء میں ایک نامور بزرگ عزیزالدین گزرے ہیں نامی تخلص کرتے تھے کرناٹک کے رہنے والے تھے جنیاپٹن میں ولادت ہوئی۔ 1212ء میں انہوں "لیلیٰ مجنوں" نامی حکایت کو اردو میں نظم کیا ہے جسے "شاہنامہ ہندی" کہا جاتا ہے۔

4۔ جھانسی کے لالہ پریم چند کاستھ ناگپور میں رہا کرتے تھے مشہور منشی لالہ سادھو رام سے فارسی علوم میں دسترس حاصل کی انہوں نے 1207ء میں راجہ رام نارائن کے انتخاب کا ترجمہ ہندی میں کیا اور "شاہنامہ" اس کا نام رکھا۔

نثر میں یہ تھا شاہنامہ تمام
دیا اس کو ہندی زبان اہتمام
کیا بھوت کاوش طبع جوڑ توڑ
مطالب کیا سب درازی کو چھوڑ
قدر اس کی ہے گی بزرگوں کے پاس
جو ہیں تیز دانش و جوہر شناس
ہے ان سے مری التجا کم و بیش
کہ پڑھ کر اسے داد دینا ہمیش
ہجر کے تھے بارہ سے اور سات سن
بنایا نئی داستاں تھی کہن
برس پانچ کرکے مشقت تمام
شہر ناگپور میں کیا اہتمام

5۔ مرزا مہدی علی خاں لکھنوی واجد علی خاں کے زمانہ میں توپ خانے کے داروغہ تھے قبول الدولہ خطاب اور قبول تخلص تھا 1376ء میں ان کا انتقال ہوا۔ مرنے سے قبل "شمشیر خانی" کا اردو میں ترجمہ کیا اور اس کا نام گلزار عجم رکھا۔

6۔ مول چند دہلی کے رہنے والے تھے اور شاہ نصیر کے شاگرد تھے منشی تخلص کرتے تھے۔ 1220ء میں انہوں نے "شمشیر خانی" کا ریختہ میں ترجمہ کیا اور "قصہ خسروان عجم" سے اس کی تاریخ نکالی قصہ تاریخ ملاحظہ ہو۔

توکل کہ مرد سخن سنج تھا
کیا ترجمہ اس نے شاہنامے کا
لکھا نثر میں قصہ مختصر
کہ احوال معلوم ہو سر بسر
"شمشیر خانی" وہ موسوم ہے
تمام اس میں احوال مرقوم ہے
یہ بولے کہ اے منشی اس نامے کو
تم اب ریختہ کی زباں میں لکھو
کرو نظم ترتیب با آب و تاب
بنام شہنشاہ گردوں جناب
وہ سلطاں کہ ہے آج شاہنشہاں
وہ خاقاں کہ ہے خسرو خسرواں
خدا نے جسے شاہ اکبر کیا
خداوند اورنگ و افسر کیا
مرتب یہ شاہنامہ جب ہو چکا
کیا فکر تب حال تاریخ کا
تو پھر ہاتف غیب نے مبحدم
کہا "قصہ خسروانِ عجم"

7۔ مرزا جیالی بیگ سرور لکھنؤ کے مشہور شعراء میں سے تھے۔ نوازش کے شاگرد تھے۔ نثر سے زیادہ نظم میں شہرت رکھتے تھے۔ "خانہ عجائب" ان کی نثر نگاری کا شاہکار ہے 1263ء میں واجد علی شاہ ہوئے تو نواب محمد قطب الدین حال مستقیم جنگ قطب الدولہ کی سفارش پر شاہی ملازمت میں آئے اور دربار میں آمد و رفت ہوئی۔ بادشاہ کو نثر نویسی مرغوب تھی۔ اس نے 1264ء میں شمشیر خانی سے اردو نثر میں ترجمہ کی فرمائش کی۔ سرور نے نہ صرف ترجمہ کیا بلکہ دوسری تاریخوں سے لے کر اس میں کچھ اضافہ بھی کیا۔ اور جب کئی مہینوں کی مغزپچی کے بعد کتاب تیار ہوئی تو اس کا نام "سرور سلطان" رکھا۔ بقول ان کے حکم صادر ہوا کہ

"شمشیر خانی" کو اردو میں لکھا جائے لیکن طول نہ ہو تا کہ سامع ملول نہ ہو"

تعمیل ارشاد ہوئی جس میں اصلی کتاب کا خلاصہ ہے۔ گویہ نثر رنگین و نثاری کی دلفریبیوں سے عاری ہے بس جو کچھ فردوسی عمخدان نے لکھا اسی کو اردو میں نثر میں ڈھال دیا گیا۔ حسب و نسب شاہان نامدار کے بارے میں مزید تحقیق نہیں کی گئی لکھتے ہیں۔

"فقط شاعری کی طاقت سے مرقع بنایا۔ ہر مصرع تصویر کر کے دکھایا۔ لہٰذا کتب تاریخ معتبر سے کہ ان کا نام موقع و محل پر آئے گا دیکھ کر لکھ دیا کہ ناظرین کے نزدیک ان کا عزو وقار ہو شک باقی نہ رہے نسخہ ذی اعتبار ہو"

(ہفت روزہ لاہور 7 فروری 1998ء)

ماریہ کنول

محترم عثمان صدیقی صاحب

میرے پیارے محترم استاد عثمان صدیقی صاحب ان لوگوں میں سے ایک ہیں جو وفات پانے کے بعد اور اس دنیا میں نہ ہونے کے باوجود بھی ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہیں۔ آپ بہت سادہ طبیعت 'انتہائی شفیق' فہیم 'پروقار تھے بہت متقی' پرہیزگار' عبادت کے پابند تھے۔ آپ نے اپنی تمام زندگی جماعت کی خدمت اور دوسروں کو فائدہ پہنچاتے گذاری دعوت الی اللہ کا کام آپ نے 18 دسمبر 1945ء سے شروع کیا جب آپ نے لندن جاکر 6 ماہ میں اطالوی زبان سیکھی 1946ء میں اٹلی میں اور 1948ء میں سیرالیون گئے جہاں 4 سال تک مربی سلسلہ کے فرائض انجام دیئے 19 اکتوبر 1952ء کو پاکستان واپسی پر جامعہ نصرت برائے خواتین میں درس و تدریس کے فرائض انجام دئے پھر گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں پروفیسر اور پرنسپل کے عہدے پر رہے۔ 29 مارچ 1969ء کو وہاں سے ربوہ واپس آکر تعلیم الاسلام کالج میں پروفیسر رہے اور 1980ء میں ریٹائر ہوئے۔

آپ نے ایف اے' بی اے' ایم اے اسلامیات اور عربی کے امتحانات 1952ء وطن واپسی کے بعد پاس کئے۔

آپ اپنے محلے دارالرحمت وسطی کے صدر اور دارالقضاء میں قاضی بھی رہے حافظ کلام الٰہی تو نہ تھے مگر بڑا حصہ زبانی یاد تھا ناظرہ پر اتنا عبور تھا کہ جب آپ درس دے رہے ہوتے تو اتنی جلدی پڑھتے کہ لوگ صفحے ڈھونڈتے رہ جاتے۔

میں بچپن سے ان سے ترجمہ پڑھنے جاتی آپ نے بہت سارے بچوں کو کلام الٰہی کی تعلیم دی پانچویں کلاس سے لے کر ایف ایس سی کرنے تک میں آپ ہی سے کلام الٰہی بمعہ ترجمہ اردو۔ انگلش' وغیرہ پڑھتی تھی آٹھویں میں عربی بھی پڑھی اور اسلامیات میں تشریح کے لئے بھی میں آپ کی مدد لیتی جب کسی مباحثہ یا تقریر میں میری شمولیت ہوتی اس کے لئے کلام الٰہی اور مختلف حوالے اور واقعات وغیرہ دینے میں اور تلفظ کی درستی کروانے میں آپ ہی میری مدد کرتے بعض اوقات تو سارا سارا دن میں ان سے پڑھتی تھی۔

آپ ریٹائرمنٹ کے بعد بہت بیمار رہنے لگے تھے مگر کبھی پڑھاتے ہوئے یہ نہ کہتے کہ بس کرو ہر وقت پڑھانے کے لئے تیار رہتے اگر آپ سے یہ بھی پوچھتے کہ تھک گئے ہیں تو کہتے نہیں جتنا پڑھنا ہے پڑھ لو غرض کبھی لیٹ کر کبھی بیٹھ کر پڑھاتے مگر کبھی منع نہ کرتے۔ آخری عمر میں آپ کی صحت اچھی نہیں تھی ہر بات بھول جاتے بعض اوقات اتنا بیمار ہو جاتے کہ بچنے کی امید نہ رہتی اور حال پوچھنے اگر کبھی چلے جاتے تو سلام کا جواب دینے کے بعد پہلا سوال ہر ایک سے یہی کرتے کہ پڑھنا ہے بیماری کا یہ حال تھا کہ انہیں میرا نام تک یاد نہیں تھا حالانکہ میں رشتے میں آپ کی پوتی بھی تھی اور آپ ہمارے پڑوسی بھی تھے مگر ان سے جب پڑھنا ہوتا تو اتنا اچھا پڑھاتے تھے کہ میں خود بعض اوقات حیران رہ جاتی کہ جنہیں اپنے آپ کی ہوش نہیں اور ہر بات بھول جاتے ہیں انہیں کیسے اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت سے مالا مال کیا ہوا ہے جس سے وہ اب تک دوسروں کو بھی منور کر رہے ہیں۔

آپ مجھے ہمیشہ نصیحت کرتے رہتے اور جب امتحان کے لئے دعا کرنے کو کہتے تو ہمیں کہتے کہ چندہ دے کر نفل پڑھ کر جایا کرو اور دعائیں بہت پڑھا کرو اللہ فضل کرے گا۔

آپ بہت نرم مزاج' حلیم' بردبار تھے کبھی سختی کا برتاؤ نہ کرتے اور میں نے انہیں ہمیشہ معاف کرنے والا پایا ایک دن گھر میں کرکٹ کھیلتے ہوئے میرے شارٹ لگانے پر بال انکے سر پر جا کر لگی مگر بہت صبر سے مسکرا کر خاموش ہو گئے۔

آپ نظام جماعت کے سختی سے پابند تھے امام جماعت اور دیگر بزرگوں سے پر خلوص عقیدت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس چین نئی گذر گاہ

ماضی کے دو حریف روس اور چین اب ایک دوسرے کے ساتھ دوستی اور تعاون کے دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ دونوں ملکوں کی ہزاروں میل لمبی سرحد کا تنازعہ جو نصف صدی تک دونوں ملکوں کے درمیان وجہ نزاع بنا ہوا تھا اب حل ہو چکا ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان اب کوئی بڑا تنازعہ باقی نہیں رہا۔ اب روس اور چین کے درمیان باہمی تعاون اور دوستی کی خبریں آتی رہتی ہیں۔ ماضی قریب میں دونوں ممالک دوستی کا ایک سمجھوتہ کر چکے ہیں جس کے بارے میں یہ تاثر عام ہے کہ یہ معاہدہ دراصل امریکہ کے خلاف ہے اور امریکہ کا مقابلہ مشترکہ طور پر کرنے کی نیت سے کیا گیا ہے۔

روس چین دوستی کی ایک نئی علامت کے طور پر دونوں ملکوں نے باہمی تجارت کو فروغ دینے کی غرض سے ایک نئی سرحدی گذر گاہ آمد و رفت کے لئے کھول دی ہے۔ اس سرحدی گذر گاہ سے روزانہ 10 ہزار افراد اور تقریباً 1500 گاڑیاں گذر سکیں گی۔ بی بی سی کے مطابق چین کے سرحدی شہر منبوی اور روس کے سرحدی شہر زبائے کائج کا درمیان کھلنے والی یہ شاہراہ ایک بڑی گذر گاہ شمار ہو گی۔ اس سے دونوں کے درمیان تجارت اور تعاون میں قابل قدر اضافہ ہونے کی توقع ہے اس طرح دونوں ملکوں کے درمیان تجارت اور دوستی میں نمایاں اضافہ ہو گا۔ دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ دونوں ملکوں کے درمیان کھلنے والی اس نئی شاہراہ کے آغاز کو خصوصی اہمیت دے رہے ہیں۔

○○○

جرمن چانسلر کو خطرہ

جرمنی کے سربراہ کو چانسلر کہا جاتا ہے۔ موجودہ سربراہ کوہل کو آنے والے انتخابات میں غیر یقینی صورت حال سامنا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ ہیلمٹ کوہل نے 16 سال تک جرمنی پر حکومت کی ہے۔ ماضی قریب میں یورپ کے دو بڑے ملکوں برطانیہ اور فرانس میں حکومتیں تبدیل ہو چکی ہیں۔ برطانیہ کے جان میجر انتخابات ہار گئے اور فرانس میں بھی حکمران پارٹی کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اب یہی صورت حال یورپ کے اس سب سے بڑے ملک جرمنی کو درپیش ہے۔ چانسلر کوہل کے دور میں جرمنی متحد ہوا۔ دیوار برلن ٹوٹی جس کے نتیجے میں مشرقی جرمنی اور مغربی جرمنی متحد ہو گئے۔ لیکن اس الحاق کے نتیجے میں ملک کو اقتصادی طور پر کئی مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ مشرقی جرمنی کا اقتصادی معیار بہت کم تھا۔ وہاں ہر طرف غربت نے ڈیرے ڈالے ہوئے تھے جبکہ مغربی جرمنی دنیا کے خوشحال ترین اور ترقی یافتہ ممالک میں شامل تھا۔ اتحاد کے بعد مغربی جرمنی پر مشرقی جرمنی کو ترقی دینے کی بھاری ذمہ داری عائد ہو گئی۔ جس سے عہدہ برا ہونے میں ملک کی اقتصادیات متاثر ہوئیں۔ اس کے علاوہ لاکھوں کی تعداد میں جرمنی آئے ہوئے تارکین وطن کو سنبھالنا بھی جرمنی کا بڑا مسئلہ تھا۔ یہ لوگ زیادہ تر مشرقی یورپ کے علاقوں سے آئے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ چانسلر کوہل کی حکومت ان مسائل سے صحیح طرح نپٹ نہیں سکی جس کی وجہ سے مسٹر کوہل کی مقبولیت میں کمی ہو گئی ہے۔ اور اب انہیں بھی زوال کا سامنا ہے۔

○○○

لیبیا کے خلاف پابندیاں ختم کرنے کا مطالبہ

عالمی عدالت انصاف نے لاکربی کے طیارے کے حادثے میں لیبیا کو بری قرار دے دیا ہے۔ یہ لیبیا کی بہت بڑی فتح ہے۔ عموماً عالمی عدالت ایسے مقدمات نہیں سنا کرتی جس میں صرف ایک فریق یکطرفہ طور پر درخواست دائر کرے۔ لیکن عالمی صورت حال کے ایک اہم مسئلے کے طور پر عالمی عدالت انصاف (ہیگ- ہالینڈ) نے اس مسئلے کی سماعت کی اور بالآخر لیبیا کے حق میں فیصلہ کر کے لیبیا کو فتح مند کر دیا۔ یہ فیصلہ صدر قذافی کی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اسلامی کانفرنس کی تنظیم نے عالمی عدالت کے فیصلے کے بعد مطالبہ کیا ہے کہ لیبیا کے خلاف عائد اقتصادی پابندیاں اب ختم کر دی جائیں۔ اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل نے جدہ میں ایک بیان میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے اپیل کی ہے کہ وہ عالمی عدالت کے فیصلے پر فوری عمل در آمد کے لئے کارروائی کرائیں۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

لکھوں گا کہ کمرہ بقعۂ نور بن جاتا اور دادا جان کے چہرے کی کیفیت ایسی دکھائی دیتی جیسے لازوال خزانہ ہاتھ آ گیا ہو۔ آپ کی یہ مجلس مجلسِ دلنشیں اور صحبت، صحبتِ صالحین اچانک خاموش ہو گئی اور ایسا غم دے گئی جو کم ہونے میں نہیں آتا۔ لیکن رہے نام اللہ کا۔ یہی دنیا میں سب سے بڑی صداقت ہے اور اس پر راضی رہنا ہمیں لازم ہے اسی عبادت اور محبت کا نتیجہ ہے کہ آپ کو سیرت کا مضمون بیان کرنے میں بھی کسی خاص محنت کی ضرورت پیش نہ آتی تھی۔ گویا ذاتی مضمون تھا

دادا جان درویش صفت اور حال مست انسان تھے دنیا کے معاملات کو اتنی ہی اہمیت دیتے جتنی اہمیت ایک صوفی منش انسان دے سکتا ہے۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ گھر کے لئے سبزیاں اور پھل خریدنے جاتے تو بعض اوقات اپنی قمیض کی جھولی بنا لیتے اور اس میں ڈال کر گھر لے آتے۔ اور اس حالت میں ہر آتے جاتے کا احترام بھرا سلام قبول کرتے اور دعائیں دیتے۔ پاکباز ایسے

آپ کا خط ملا

محترمہ صفیہ مسعود صاحبہ جیکب آباد سندھ سے لکھتی ہیں۔

ماہنامہ "خالد" کا ڈاکٹر عبد السلام نمبر تقریباً سارا پڑھ لیا ہے۔ انتظار جتنی شدت سے تھا رسالہ اس سے بہت بڑھ کر پایا۔ جن دنوں رسالہ کے خاص نمبر کی اشاعت کے بارے میں الفضل میں اور دوسرے رسالوں میں بھی آ رہا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کے بارے میں مضامین بھجوائے جائیں۔ اس وقت بھی بہت دل چاہا کہ اس عظیم ہستی سے متعلق ایک واقعہ میرے پاس بھی محفوظ ہے۔ مجھے بھی اس کا اظہار کرنا چاہئے۔ لیکن یہ سوچ کر کہ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت اتنی بھرپور تھی اور جتنے لوگ بھی ان کے متعلق مضامین بھجوائیں گے بڑے بڑے دانشور ہوں گے مجھ ناچیز کو ان سے کیا نسبت۔ لیکن محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ صاحبہ کی مختصر لیکن اہم تحریر نے حوصلہ دیا سوان بے شمار چمکتے ہوئے ستاروں میں ایک ستارے کا اور اضافہ کرنا چاہوں گی کہ جن ستاروں کی جگمگاہٹ سے ڈاکٹر صاحب کی شخصیت مزین ہے۔

یہ واقعہ مجھے میرے پیارے ابا جان مرزا محمد اسماعیل صاحب (آف چمن) نے سنایا تھا۔ میرے ابا جان کی وفات 22۔ نومبر 1984ء کو ہوئی تھی۔ (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے آمین) اور یہ واقعہ ان کی وفات سے کچھ عرصہ قبل کا ہے۔ مجھے ٹھیک سے سن یاد نہیں۔ بہرحال یہ جلسہ سالانہ کے دنوں کی بات ہے۔ میرے ابا جان کو سٹیج کا ٹکٹ ملا کرتا تھا۔ غالباً وہ جیز کمیٹی کے ممبر تھے یا شائد اپنے دو بیٹوں مرزا محمد ادریس مربی انڈونیشیا اور مرزا افضل کے واقف زندگی ہونے کی بناء پر۔ بہرحال یہ اس جلسہ سالانہ کی بات ہے جب ڈاکٹر صاحب بھی ربوہ آئے ہوئے تھے۔ جلسہ کا پہلا یا دوسرا دن تھا۔ دوپہر کے وقفہ میں ہم گھر آئے ہوئے تھے۔ ابا جان نے مجھے پاس بلا کر ایک سادہ لفافہ میرے ہاتھ میں دیا۔ اور کہا یہ تم رکھ لو ساری باتیں میں رات کو آرام سے بتاؤں گا۔ میں نے لفافے کو الٹ پلٹ کر دیکھا اس پر کچھ نہیں لکھا تھا۔ لفافے میں سو روپے کا نوٹ تھا میں نے لفافہ اپنے پاس رکھ لیا اور رات تک بے چینی رہی۔ رات ہوئی تمام کاموں سے فارغ ہو کر ابا جان بستر پر لیٹ گئے تو میں پہنچ گئی۔ سب سے چھوٹی بیٹی ہونے کی وجہ سے میں ان کی بہت لاڈلی تھی اور بے تکلف بھی۔ مجھے دیکھ کر مسکرائے کہ تمہیں تفصیل جاننے کی بے چینی ہو گی اور دیکھو یہ بات سب کو نہ بتاتی پھرنا میں صرف تمہیں بتا رہا ہوں۔ اور بتانے لگے کہ محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب بھی اس جلسہ پر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آج جب اجلاس کا وقفہ ہوا تو سٹیج پر موجود دوست ڈاکٹر صاحب سے مصافحہ کر رہے تھے میری باری آئی تو میں نے محبت سے گلے لگا کر مبارکباد دی اور کان میں سرگوشی کی کہ ڈاکٹر صاحب اس عاجز کے لئے انجام بخیر کی دعا کیجئے گا۔ بس اتنی سی ملاقات ہوئی اور میں اپنی جگہ پر آ گیا۔ کچھ دیر بعد شائد ان کے سیکرٹری تھے میرے پاس آئے میرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر آہستہ سے کہا ڈاکٹر صاحب کا آپ کے لئے پیغام ہے کہ جو دعا آپ نے مجھے کرنے کو کہا ہے وعدہ کریں کہ وہی دعا آپ میرے لئے بھی کریں گے۔ ابا جان نے وعدہ کیا کہ (اللہ نے چاہا) ضرور کروں گا۔ لفافہ میں نے بغیر دیکھے جیب میں رکھا اور گھر لا کر تمہیں دے دیا۔ مجھے اس وقت کی ناسمجھی پر بے حد افسوس ہوتا ہے۔ کہ میں اس واقعہ کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب سے کوئی تعلق نہ رکھ سکی۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ چھوٹا سا واقعہ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کے سحر میں مزید اضافہ کرے گا۔ اور اس واقعہ کو اپنے پسندیدہ روزنامہ الفضل کے حوالے کر کے میرے دل پر جو بوجھ تھا وہ بھی دور ہو جائے گا۔

○○○

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر ربوہ سے لکھتے ہیں۔

بخدمت محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل

(سلام)

26۔ فروری 1998ء کے اخبار الفضل میں "زندگی نام ہے دو چار ملاقاتوں کا" جناب داؤد طاہر صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں ایک لفظ پہلی دفعہ استعمال ہوا ہے "رفیق اول" یہ لفظ خاکسار کے نزدیک حضرت مرزا جلال الدین صاحب کے بارے میں استعمال کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت بانی سلسلہ نے یہ فہرست ضلع گجرات سے شروع کی ہے پہلے گجرات کے رفقاء کے نام درج کئے ہیں بعد میں دوسرے اضلاع کے نام آئے ہیں اس طرح بہت سے جید رفقاء کے نام جو حضرت بانی سلسلہ کے بہت قریب تھے مثلاً حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب، حضرت منشی ظفر احمد صاحب وغیرہ اگر یہ تحریر کیا جاتا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جو رفقائے خاص کی فہرست انجام آتھم میں شائع فرمائی ہے اس فہرست میں آپ کا پہلا نام درج ہے نہ کہ "رفیق اول" تو بات واضح ہو جاتی۔ ورنہ "رفیق اول" کا لفظ تو اپنے اندر اور مفہوم لئے ہوئے ہے۔

کہ ان کے کردار کو مثال بنا کر پیش کیا جاتا۔

وہ صاحب علم تھے اور علم سے ان کی رغبت اتنی شدید تھی کہ اپنی اولاد کو اس راہ پر چلانے کے لئے انہوں نے فکری و ذہنی رہنمائی کے ساتھ ساتھ مالی قربانیوں کا راستہ بھی مسلسل اختیار کئے رکھا۔ جن نامساعد حالات میں انہوں نے اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا آج اس کا تصور بھی محال دکھائی دیتا ہے۔ ان کا یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیضان آج نسل در نسل ان کی اولاد میں جاری ہے۔

شفیق اس قدر تھے کہ ہر چھوٹے بڑے کو نہایت ادب سے مخاطب کرتے۔ "آپ" اور دیگر تعظیمی انداز اختیار کرتے۔ اور اپنی طرف سے القابات سے نوازتے جو متعلقہ شخص کی کسی خوبی سے متعلق ہوا کرتے۔ چھوٹے بچوں سے بہت پیار کرتے اور ان کے درمیان بیٹھ کر ایک ایسی مجلس لگا لیتے جو بیک وقت تفریحی اور تعلیمی ہوا کرتی تھی وہ انہیں دینی علوم سے آگاہی دلاتے دنیاوی معاملات میں رہنمائی کرتے۔ احترام احمدیت اور احترام آدمیت کا درس دیتے۔ لیکن ان کی تلقین اتنی غیر رسمی اور بامعنی ہوا کرتی تھی کہ جو بات کرتے' لگتا سیدھی دل میں اتر گئی ان کی طبیعت میں رقت کا عنصر بہت غالب تھا۔ جس بیٹے کے گھر رہتے۔ رات بھر اس گھر کی فضا ذکر الٰہی سے معمور رہتی' عشق حقیقی سے ان کا دل لبریز اور آنکھیں بھری رہا کرتی تھیں۔ وہ ایسے تخلیقی ذہن اور دل پر درد کے مالک تھے۔ کہ جدھر جاتے۔ آنکھیں ان کے لئے فرش راہ ہوتیں۔ اتنے اچھے مہمان' جیسے موجود ہی نہیں۔ لیکن میزبان کا گھر ان کی دعاؤں سے جیسے بھرا رہتا تھا۔

1978ء میں صحت پر منفی اثرات اور ضعیفی نے ڈیرے ڈالنے شروع کئے۔ اور کاروبار چھوڑ کر سرگودھا آگئے۔ اس طرح پیارے دادا جان آخر ایک دن بلاوا آنے پر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ آج بھی یقین نہیں آتا کہ وہ ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مجھے بہت پیار دیا اور بہت ساری دعاؤں سے نوازا۔ جن کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے سب کچھ دیا۔ آج میں ان کی خدمت کے قابل ہوا تو یہ چلتے بنے۔ آج میں ان کے بغیر سب کچھ ہوتے ہوئے بھی بھری دنیا میں اپنے آپ کو تنہا سمجھتا ہوں قارئین کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ دادا جان کی مغفرت کرے۔ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور خاکسار کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ان کی دعاؤں کا وارث بنائے رکھے۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

کے حامل تھے اور اکثر نیک بزرگوں کے واقعات بہت عقیدت سے سناتے رہتے غرض آپ بہت پاکیزہ صاف ستھرے خالص پاکیزہ زندگی گزارنے والے تھے بیماری میں بھی کبھی شکوہ نہ کیا وفات سے قبل تقریباً ایک ماہ بہت بیمار رہے اور ہاسپٹل میں داخل رہے بیماری کے دوران آپ سے پوچھا گیا کہ

How do you do?

تو کہتے ہیں

I am right Don't be fret

آپ 8۔ اگست 1997ء کو جمعہ کے روز انتقال کر گئے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بہت بلند کرے اور مجھے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

OOO

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبد الحق خادم صاحب سابق صدر میرا بھڑکا (آزاد کشمیر) دو ماہ سے بیمار اور صاحب فراش ہیں۔ موصوف کی صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں فضل احمد صاحب مورخہ 4 جنوری 1998ء کو بقضائے الٰہی بعمر 60 سال وفات پا گئی ہیں۔ آپ مکرم میاں اللہ بخش صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ آف موسیٰ والا ضلع سیالکوٹ کی بیٹی تھیں۔ جنازہ مکرم داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور تدفین دوسرے دن احمدیہ قبرستان کراچی میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ جنت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری چھوا خان صاحب (وفات یافتہ) اسلام آباد میں مورخہ 19۔ فروری 1998ء بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اسی دن ان کا جنازہ اسلام آباد سیکٹر G-9/2 میں دوپہر ساڑھے بارہ بجے پڑھا گیا بعد ازاں ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا مورخہ 20۔ فروری 98ء کو بیت الاقصیٰ میں بعد جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بھی وجہ سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 31464 میں محمد احمد ولد محمد شفیع صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دولیا جٹاں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر حال متعلم وقف جدید بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22-10-97 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ آٹھ صد تیس روپے ماہوار بصورت وظیفہ از دفتر وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد احمد وقف جدید ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 حافظ محمد اکرم وصیت نمبر 29106 گواہ شد نمبر2 حافظ عقیل احمد وصیت نمبر 30038۔

مسل نمبر 31465 میں ملک ریاض احمد ولد ملک عنایت اللہ قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن الہ آباد P.O نظام آباد گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-9-97 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (أ) چار ایکڑ زرعی زمین اور مکان برقبہ چار مرلہ مع دو دکانیں واقع جی ٹی روڈ کل کی مالیت تقریباً چھ لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پانچ ہزار روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک ریاض احمد الہ آباد جی ٹی روڈ P.O نظام آباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 ملک منظور احمد ساکن ڈھونیکی وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر2 میاں غلام مرتضیٰ مربی سلسلہ وصیت نمبر 27083۔

مسل نمبر 31466 میں عائشہ مبشر بنت میاں مبشر احمد صاحب قوم خواجہ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ منزل موتی بازار وزیر آباد گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23-9-97 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ عائشہ مبشر احمدیہ منزل موتی بازار وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 میاں مبشر احمد وصیت نمبر 17220 گواہ شد نمبر2 میاں غلام مرتضیٰ وصیت نمبر 27083۔

مسل نمبر 31467 میں محمد خان ولد محمد اصغر قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24-9-97 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد خان ساکن ڈگری گھمناں P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 مبشر احمد سیکرٹری مال جماعت مقامی گواہ شد نمبر2 حمید احمد زعیم انصار اللہ مقامی۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے بارے میں
حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ارشاد

○ MTA کے لئے پروگرامز بنا کر بھجوانے کے بارہ میں حضرت صاحب نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس ٹیلی ویژن کے پروگرام کو صرف دلچسپی کا موجب نہ بنائیں۔ بلکہ بہت ہی مفید اور کار آمد پروگرام بنا دیں کہ دشمن بھی مجبور ہو اس ٹیلی ویژن کو دیکھنے پر"

(خطبہ فرمودہ 16 دسمبر 1994ء)

بقیہ صفحہ 1

سخت ہو چکے ہیں اور ذکر اللہ کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں ہے۔ ان دونوں معنوں میں آیت ایسے لوگوں پر لعنت بھیج رہی ہے اور ان کی ہلاکت کی خبر دے رہی ہے۔ (۔) یہی وہ لوگ ہیں جو کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔

اب یاد رکھیں کہ جو لوگ ذکر الٰہی سے غافل رہتے ہیں ان کی یہی منزل ہے جو بیان کی گئی ہے کوئی شخص جو ذکر الٰہی کی راہ میں آگے نہیں بڑھ رہا وہ اپنے مقام پر کھڑا نہیں رہا کرتا۔ وہ رفتہ رفتہ ان لوگوں میں شامل ہو رہا ہوتا ہے جن کے دل خدا کے لئے سخت ہو چکے ہیں۔ اور ایسا شخص جو شخص جو ذکر الٰہی میں لذت نہیں پاتا اس کے دل کو کوئی اور چیز سنبھال نہیں سکتی کیونکہ وہ لذت کے بغیر اپنے دل کو چھوڑ نہیں سکتا اس لئے خدا کی بجائے دنیا کی لذتیں دن بدن' رفتہ رفتہ اس کے دل پر قابض ہوتی چلی جاتی ہیں۔ پس یہ بہت ہی خطرناک مقام ہے۔ سمجھنا چاہئے بیچ کی کوئی راہ نہیں ہے۔ یہ نہیں کہ ذکر الٰہی نہ بھی کرو تو گزارہ ہو جائے گا' کم سے کم ہم سخت دل تو نہیں ہیں۔ فرمایا یہ ذکر کرنے والے ہیں یا سخت دل ہیں بیچ میں تو کوئی وجود ہی اور نہیں ہے۔ جو ذکر نہیں کرے گا اس نے لازماً سخت دل ہو جانا ہے۔ پس اس کے خلاف تنبیہہ کی گئی ہے۔

(از خطبہ یکم اپریل 1994ء)

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 7 مارچ 1998ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ کراچی میں دہشت گردی کے واقعات میں ملوث بعض دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ایرانیوں کے قتل میں ملوث ملزموں کا سراغ بھی مل گیا ہے۔ آئندہ ہفتہ وار امن و امان کا جائزہ لوں گا۔ دہشت گردی کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ دہشت گردوں کے خلاف سکواڈ بنایا جائے گا۔ جس میں اہل افراد کو شریک کیا جائے گا۔ صوبائی حکومتیں انسداد دہشت گردی کے قومی منصوبے کا نفاذ کریں۔

○ ادارہ مردم شماری نے کہا ہے کہ عوام کی فراہم کردہ معلومات پر مبنی تصدیق شدہ فارم اور تصاویر دینے والوں کے شناختی کارڈ بنانے کے لئے پہلے یہ فارم ضلعی رجسٹریشن آفس جائیں گے پھر یہ فارم مردم شماری کے قومی ادارہ کے سپرد کر دیئے جائیں گے۔ کمشنر مردم شماری نے بتایا ہے کہ 80 ملین ڈیٹا فارم تقسیم کئے جا چکے ہیں اور مزید مطالبہ جاری ہے۔ ڈیٹا فارم تین دن میں جمع کرانے کی پابندی نہیں ہے بلکہ 18۔ مارچ تک مردم شماری کے عملہ کو دیئے جا سکتے ہیں۔

○ مردم شماری کے ترجمان نے کہا ہے کہ مطلوبہ معلومات کی فراہمی کے سلسلہ میں عوام کے خدشات درست نہیں۔ یہ تمام معلومات بصیغہ راز رکھی جائیں گی۔ جو کسی فرد یا ادارے کو فراہم نہیں کی جائیں گی۔ حتیٰ کہ شمار کنندگان بھی اپنے حلف کے تحت یہ معلومات کسی بھی شخص کو فراہم نہیں کر سکتے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو 6 ماہ قید اور 15 ہزار جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے قومی اسمبلی میں صدارتی خطاب پر جاری بحث کے لئے وقت نہ دیئے جانے پر شدید احتجاج کیا اور واک آؤٹ کر گئیں۔ اور کہا حکومت سچ نہیں سننا چاہتی۔ ان کے پاس جواب دینے والا وزیر نہیں تھا اس لئے مجھے تقریر نہیں کرنے دی۔ ضیاء الحق کا مارشل لاء پھر نافذ کیا جا رہا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ فوج متنازعہ معاملات سے الگ رہے۔ سرحد اسمبلی توڑنے کی حمایت نہیں کریں گے۔ نواز شریف کی ساری سیاست جھوٹ پر مبنی ہے۔ بھتو خواہ اے این پی کی ڈیمانڈ ہے۔ وعدہ کیا تھا تو پورا کریں۔ اسلام آباد میں پکنے والی کھچڑی پاکستان کے لئے تباہ کن ہو گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مردم شماری کے تبدیل شدہ نتائج قبول نہیں کریں گے۔ کمپیوٹر دور میں مردم شماری کے اعداد و شمار اسلام آباد میں اکٹھے کرنا مشکوک اقدام ہے۔ ہمارے خلاف جھوٹے مقدمات بنائے جا رہے ہیں۔ حسین لوائی سے کہا گیا کہ آصف زرداری کے خلاف جھوٹی کہانیاں گھڑو۔ ایسا کرتا تو کوئی عہدہ دے دیا جاتا۔

○ حسین لوائی کے خلاف کارروائی پر ہائی کورٹ لاہور نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ سیف الرحمان اور دوسرے سرکاری افسروں نے عدالتی حکم کا احترام کیوں نہیں کیا۔ عدالت کا کوئی بھی حکم اس وقت تک کار آمد ہوتا ہے جب تک عدالت اسے منسوخ یا تبدیل نہ کرے۔

○ انسداد دہشت گردی ایکٹ کے خلاف درخواستوں کی سماعت مکمل ہو گئی ہے۔ عدالت نے فیصلہ محفوظ کر لیا۔ اس کا مختصر فیصلہ 9۔ مارچ کو سنایا جائے گا۔

○ بلوچستان میں 1500 سے زائد افراد سیلاب میں جاں بحق اور لاپتہ ہو گئے ہیں۔ اب تک 300 نعشیں مل چکی ہیں۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ شناختی کارڈ رکھنے والوں کے لئے ڈیٹا فارم کی تصدیق اور تصویر لگانا ضروری نہیں۔ فارم قومی خدمت سمجھ کر پر کریں۔

○ پنجاب کے انسپکٹر جنرل پولیس نے تمام اضلاع کے پولیس افسران کو آگاہ کیا ہے کہ حالیہ دہشت گردی کی لہر کے بعد دہشت گرد اپنی مالی ضروریات پوری کرنے کے لئے بینکوں پٹرول پمپوں اور جیولری شاپس وغیرہ پر ڈاکے ماریں گے۔ تمام ادارے اپنے پرائیویٹ گارڈ رکھیں۔ دہشت گردی سے بچاؤ کے لئے "خود انحصاری" کی پالیسی پر عمل نہ کرنے والے مالکان کی گرفتاری عمل میں لائی جائے۔ ٹرانسپورٹر سواریوں کی چیکنگ کر کے خصوصی رسید جاری کریں۔

○ وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے سانحہ مومن پورہ میں ملوث دہشت گرد اور خطرناک مجرم پکڑنے والے 3 انسپکٹر ڈی ایس پی بنا دیئے ہیں۔ اور کہا ہے کہ دہشت گردوں کے خلاف پولیس اور انتظامیہ کو تحفظ دیا جائے گا۔

○ برطانیہ نے کہا ہے کہ اسرائیل مشرق وسطیٰ میں سنگین صورت حال پیدا کر رہا ہے۔ امن کے لئے ضروری ہے کہ اسرائیل یہودی آبادیوں میں توسیع کا عمل فوری طور پر روک دے۔

○ اقوام متحدہ میں روس کے سفیر نے کہا ہے کہ عراق کے خدشات دور کرنے کے لئے روس کو معائنہ کمیشن کا ڈپٹی چیئرمین بنایا جائے۔ اقوام متحدہ کے معاہدہ پر عمل درآمد کے لئے عراقی شکایات کا ازالہ کرنا بھی ضروری ہے۔ عراقی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکہ نے عراق میں ہتھیاروں کا معائنہ کرنے والی ٹیم میں اپنے جاسوس شامل کر دیئے ہیں۔

○ فیصل آباد میں مسلم لیگی ایم پی اے کی گاڑی سمیت لاکھوں روپے لوٹ لئے گئے ہیں۔

○ سرگودھا کے قریب خر کار کیمپ سے کمسن لڑکا برآمد کر لیا گیا ہے۔ جرائم پیشہ گروہ نے شاہ کوٹ سے اغوا کر کے خر کاروں کو بیچ دیا تھا لڑکے سے بھیک منگوائی جا رہی تھی۔

○ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے کہا ہے کہ ہیلی کاپٹر سکینڈل میں لغاری اور بے نظیر کے خلاف ثبوت مل گئے ہیں۔ ذمہ داری کا تعین ہونے پر سخت کارروائی کی جائے گی۔

○ سابق وزیر اعظم کے مالیاتی مشیر حسین لوائی کی گرفتاری کے لئے کوششیں تیز کر دی گئی ہیں۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ایک ٹیم اس سلسلہ میں دوبئی بھیج دی گئی ہے۔ جو مقامی اداروں سے مل کر تحقیقات کرے گی۔

○ حسین لوائی نے کہا ہے کہ احتساب بیورو نے مجھ پر بے بنیاد الزامات لگائے ہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان میں کوئی کسی کو برداشت نہیں کرتا۔ مسائل حل نہ ہونے پر لوگ جھنجلاہٹ اور ڈپریشن کا شکار ہو گئے ہیں ٹریفک اتنی جلد باز ہے کہ لوگ عبور کرتے ہوئے بیچ میں پھنس جاتے ہیں۔ ٹریفک سگنل سرخ ہو جائے تو پیچھے سے نہ صرف ہارن بلکہ گالیاں بھی سننا پڑتی ہیں۔ پسماندہ علاقے تھر میں اعلیٰ ذات کے ہندوؤں اور نچلی ذات والوں کے الگ الگ ہوٹل ہیں۔ ہندو اور مسلمان ایک میز پر کھانا کھاتے ہیں۔ تعصب 'امن و امان کی بگڑتی صورت حال' وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم یہ بیماریاں نہیں۔ بیماری کی علامت ہیں۔

○ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے ایک وفد سے ملاقات کی جس کی قیادت مولوی عبدالحفیظ مکی کر رہے تھے۔ وفد نے فرقہ وارانہ فسادات کی روک تھام اور افغانستان میں طالبان حکومت کو درپیش مسائل کے حل کے لئے دس نکاتی فارمولا پیش کیا۔ صدر نے وفد سے کہا کہ ختم نبوت موومنٹ دنیا بھر کے مسلمانوں کو متحد کرے۔ صدر نے ختم نبوت موومنٹ کی کاوشوں کو سراہا۔ وفد میں سعودی عرب اور کویت کے اراکین سمیت مولانا منظور چنیوٹی بھی شامل تھے۔

○ دریائے چناب میں سیلابی ریلاے سے چنیوٹ کے درجنوں دیہات زیر آب آ گئے ہیں۔

○ سمال بزنس کارپوریشن نے 55 نادہندگان کو گرفتار کر لیا ہے۔ 89 کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے ہیں۔

○ کوئٹہ میں شدید سردی کی لہر سے درجہ حرارت نقطہ انجماد سے گر گیا ہے۔

●SELECT WITH CARE ......
...... DEAL WITH DARE●
بابرکت شہر ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا ادارہ
ملک پراپرٹی ایڈوائزر رجسٹرڈ
6۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
ملک نیاز عمر اسعد M.Sc
آفس 211367
رہائش 367

ربوہ کا مثالی نرسری سکول
کڈز ورلڈ ہاؤس
داخلہ جاری ہے
بہترین تعلیم و تربیت
دارالبرکات ربوہ Ph: 212745

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212666 رہائش 212667

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3-30 تا 7-30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ہر قسم کے لیڈیز اینڈ جینٹس کپڑے کیلئے نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اور ٹریل جارجٹ کے برقعے ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ستارہ کلاتھ ہاؤس
عقب بانو بازار (دارالبرکات) ربوہ

دعا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534